السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم میں محکم ومتشابہ سے کیا مراد ہے؟ سارے قرآن کو محکم ہی کیوں نہیں بنادیا گیاتا کہ لوگ حق کے سوا کوئی اورتاویل کر ہی نہ سکیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالی نے قرآن مجید کے تین اوصاف بیان فرمائے ہیں 'ایک تو یہ کہ قرآن سارے کا محکم ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

الر ۚ كِتَـٰبٌ أُحْكِمَتْ ءَايَـٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿١﴾... سورة ہود

''الر، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے''

اللہ تعالی نے قرآن مجید کا دوسرا وصف یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ متشابہ ہے کہ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَـٰبًا مُّتَشَـٰبِهًا ﴿٢٣﴾... سورة الزمر

اس آیت میں تمام قرآن کے لیے ایک عام حکم بیان کیا گیا ہے۔ تمام قرآن کے لیے حکم عام کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید اپنے احکام اور الفاظ وغیرہ کے اعتبار سے محکم اور متقن ہے اور مشابہ کے معنی یہ ہے کہ وہ کمال عمدگی تصدیق اور ہم آہنگی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے کہ قرآن مجید کے احکام واخبار میں تضاد اور اختلاف نہیں ہے بلکہ بعض مقامات سے بعض دیگر کے حق میں گواہی ملتی اور تصدیق ہوتی ہے۔ جن آیات میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے انہیں سمجھنے کے لیے تدبر اور غور فکر کی ضرورت ہوتی ہے اسی وجہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَـٰفًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾... سورة النساء

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے''

قرآن نے اپنا تیسرا وصف یہ بیان کیا ہے کہ اس بعض حصہ محکم اور بعض مشابہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

هُوَ الَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَـٰبَ مِنْهُ ءَايَـٰتٌ مُّحْكَمَـٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَـٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَـٰبِهَـٰتٌ ...﴿٧﴾... سورة آل عمران

''وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں''

محکم سے یہاں یہ مراد ہے کہ جس کے معنی واضح اور ظاہر ہوں کیونکہ اس کے بالمقابل جو الفاظ استعمال کیے گیے ہیں وہ ہیں وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اور بعض مشابہ ہیں۔'' اور الفاظ کی تفسیر اس کے بالمقابل لفظ سے معلوم ہوتی ہے اور یہ تفسیر کا ایک اہم قاعدہ ہے جو ہر مفسر کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ لفظ کے معنی اس کے بالمقابل استعمال کیے گئے لفظ سے بھی واضح ہوتے ہیں مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾... سورة النساء

''اے مسلمانو اپنے بچاؤ کا سامان لے لو پھر گروہ گروہ بن کر کوچ کرو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو''

اس آیت میں ''ثُبَاتٍ'' کا لفظ مشکل تھا لیکن جب ہم اس کے بالمقابل استعمال کیے گئے لفظ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ''ثُبَاتٍ'' کے معنی الگ الگ کے ہیں کیونکہ اس کے مقابل استعمال کیے گئے لفظ ''جَمِيعًا'' کے معنی اکٹھے کے ہیں۔ اس طرح ہم مذکورہ بالا آیت کے بارے میں کہیں گے کہ اس میں محکم کے معنی واضح اور غیر مشبہ کے ہیں کہ انہیں عام وخاص سب لوگ جانتے ہیں جیسا کہ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ''اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو'' اس طرح دیگر امور ہیں جن معنی بالکل واضح ہیں۔

قرآن مجید کی بعض آیات متشابہ ہیں۔ متشابہ ان آیات کو کہتے ہیں کہ جن معنی بہت سے لوگوں سے مخفی ہوں کہ ان کے معنیٰ اللہ تعالیٰ اور علم میں دستگار کامل رکھنے والوں کے سوا اور نہیں جانتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَـٰبَ مِنْهُ ءَايَـٰتٌ مُّحْكَمَـٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَـٰبِ وَأُخَرُ مُتَشَـٰبِهَـٰتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِى قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَـٰبَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَأْوِيلِهِۦ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّٰسِخُونَ فِى الْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ

إِلّا أُولُوا الأَلبـٰبِ ٧ ... سورة آل عمران

''وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں۔ پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ و مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لاچکے، یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں''

یہ معنی قراءت وصل کے مطابق ہیں۔ یاد رہے کہ اس آیت کی قراءت میں سلف کے دو معروف قول ہیں۔ ایک یعہ کہ (الا اللہ) پر وقف کیا جائے اور دوسرا یہ کہ یہاں وقف نہ کیا جائے بلکہ وصل کیا جائے۔ بہر حال ان میں سے ہر قراءت مبنی بر دلیل ہے۔

سائل نے جو یہ پوچھا ہے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سارے قرآن کو محکم کیوں نہیں بنا دیا اس میں سے بعض کو متشابہ کیوں بنایا ہے؟ تو اس کا جواب دو طرح سے ہے:

اولا: معنی عام کے اعتبار سے تو سارا قرآن ہی محکم ہے جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا تھا متشابہ کو ہم محکم کی طرف لوٹا دیں گے تو اس کے معنی بھی واضح اور روشن ہو جاتے ہیں اور اس طرح سارا قرآن ہی محکم ہو جاتا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ان مقامات کو جو متشابہ ہیں جن پر غور فکر اور تدبر کرنا پڑتا ہے اور انہیں محکم کی طرف لوٹانا پڑتا ہے انہیں ایک حکمت کی وجہ سے نازل کیا ہے۔ حکمت یہ ہے کہ ان میں ابتلاء امتحان اور آزمائش کا سبب ہیں اسی طرح آیات کونیہ وقدریہ بھی لوگوں کے لیے امتحان و آزمائش کا ذریعہ بنتی ہیں کہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ شریعت پر عمل کے سلسلہ میں بعض اشیاء کو امتحان و آزمائش کا ذریعہ کے مقرر کر دیتا ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی کس طرح آزمائش کی جن کے لیے ہفتہ کے دن مچھلیوں کے شکار کو حرام قرار دے دیا تھا اس میں

ان کے لیے بڑی آزمائش تھی کہ ہفتہ کے دن سطح آب پر مچھلیاں بڑی کثرت سے نمودار ہوتی تھیں کہ دوسرے دنوں میں اس کثرت سے نظر نہیں آتی تھیں لیکن وہ لوگ اس آزمائش پر صبر نہ کرسکے انہوں نے مشہور و معروف حیلہ سے کام لیا کہ جمعہ کے دن اپنے جال پانی میں ڈال دیتے تھے تاکہ اس میں مچھلیاں پھنس جائیں اور ان مچھلیوں کو وہ اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے۔ اس حیلہ سازی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا ہی میں سخت سزا دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی بھی آزمائش کی اور فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لَيَبلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَىءٍ مِنَ الصَّيدِ تَنالُهُ أَيديكُم وَرِماحُكُم لِيَعلَمَ اللَّهُ مَن يَخافُهُ بِالغَيبِ ... ٩٤ ... سورة المائدة

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرلے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے''

اللہ تعالیٰ نے شکار تک ان کے ہاتھوں کے سہولت سے پہنچنے سے انہیں حالت احرام میں آزمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے صبر کا مظاہرہ کیا اور کسی بھی ایسے کام ارتکاب نہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حرام قرار دیا تھا اسی طرح شرعی آیات میں بھی کچھ متشابہ اشیا ہوتی ہیں جن میں بظاہر تعارض اور تضاد ہوتا ہے لیکن راسخ فی العلم لوگ جانتے ہیں کہ ان میں کس طرح تطبیق دیں جب کہ اہل فتنہ و شر ان آیات سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں تعارض وتناقض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَأَمَّا الَّذينَ فى قُلوبِهِم زَيغٌ فَيَتَّبِعونَ ما تَشـٰبَهَ مِنهُ ابتِغاءَ الفِتنَةِ وَابتِغاءَ تَأويلِهِ وَما يَعلَمُ تَأويلَهُ إِلَّا اللَّهُ... ٧ ... سورة آل عمران

''پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص52

محدث فتویٰ